



سوال

(846) قرآن میں اللہ تعالیٰ کے لیے جمع کے الفاظ کیوں آئے ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنے لیے جمع کا لفظ یعنی نَحْنُ استعمال کیا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ جب کہ علمائے لغت کے مطابق قدیم عربی زبان میں واحد کے لیے جمع کا لفظ استعمال نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے ہم کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے جب کہ اللہ واحد ہے؟ (سائل) (۲۰ - اپریل ۲۰۰۷ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ اللہ کیلئے ہے، معبود برحق ہے لیکن بعض دفعہ اپنے لیے صیغہ جمع حاکمیت اور اظہار قدرت وغیرہ کے لیے استعمال فرماتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ **لَا يُسْتَلَمُ عَنَّا يَفْعَلُ وَبُعْمَ يُسْتَلَمُونَ** (الانبیاء: ۲۳)

”وہ جو کام کرتا ہے اُس کی پرشش نہیں ہوگی اور جو کام لوگ کرتے ہیں اس کی ان سے پرشش ہوگی۔“

بندوں کو حتی المقدور اللہ کے لیے جمع کے صیغے استعمال کرنے سے احتراز کرنا چاہیے تاکہ توحیدی پہلو میں فرق نہ آئے۔ چنانچہ علامہ ابن قیم فرماتے ہیں پوری نماز میں نبی ﷺ کی دعائیں لفظ واحد سے ہیں جیسا کہ دعا **رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْحَمْنِي وَارْحَمْنِي**۔ اور دعائے استفتاح **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مِنْ خَطَايَايَ**.... ہے۔ (زاد المعاد: ۱/۲۶۳، ۲۶۴)

جہاں تک بندوں کا آپس میں بات چیت کا تعلق ہے تو اس میں صیغہ جمع کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ لفظ **السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَ عَلَیْكُمْ السَّلَامُ** اس امر کی واضح دلیل ہے۔ مخاطب چاہے ایک ہو یا زیادہ صیغہ جمع کا سب پر اطلاق ہے۔ ملاحظہ ہو: **مشکوٰۃ المصابیح (۳/۱۳۱۸)**، طبع مکتب اسلامی) لہذا قدیم عربی زبان کا حوالہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا، شرعی دلیل سب سے محکم ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی



جلد: 3، مستفرقات: صفحہ: 574

محدث فتویٰ